139822 - رمضان میں تیس دنوں کی تیس دعائیں کے پملفٹ کا تعاقب

سوال

کچھ ویب سائٹس پر " رمضان المبارک میں تیس دنوں کی تیس دعاؤں " کے نام سے ایك پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جس میں پہلی دن کی دعا:

" اے اللہ میرے روزے کو روزے داروں کے روزوں میں، اور میری قیام کو قیام کرنے والوں کے قیام میں سے بنا، اور اس میں مجھے غافلوں کی نیند سے متنبہ رکھنا، اور اے الہ العالمین اس میں میرا جرم معاف کر دے، اور اسے مجرموں کو معاف کرنے والے مجھے معاف کر دے "

دوسری دن کی دعا:

اے اللہ اس دن میں مجھے اپنی رضامندی کا قرب نصیب فرما، اور اپنی ناراضگی اور عذاب سے محفوظ رکھ، اور اے ارحم الراحمین اپنی آیات کی تلاوت کرنے کی توفیق نصیب فرما"

تیسری دن کی دعا:

اے اللہ اس دن مجھے ذہن اور تنبیہ نصیب فرما، اور بے وقوفی و سفاہت سے دور رکھ، اور اے جود و سخا کے مالك اپنی جانب سے نازل کردہ خیر و بھلائی میں میرا حصہ بنا "

تیسویں روز کی دعا:

اے اللہ میرے روزوں میں شکر پیدا فرما، اور جس طرح تو اور تیرا رسول راضی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اسے اس طرح اسے قبول فرما، جس کے اصول و فروع سب پورے ہوں، اے پاکبازوں کے الہ اسے قبول فرما، سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں "

برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اس پمفلٹ کو نشر کر کے تقسیم کرنے کا حکم کیا ہے، اور اس طرح کی دعاء رمضان المبارک میں کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دعاء ہی اصل عبادت ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے جسے امام ترمذی وغیرہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اور پھر عبادات اصل میں توقیفی ہوتی ہیں، ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا اور وقت کے ساتھ یا کسی مناسبت وغیرہ کے ساتھ مقید کرنا جائز نہیں، عبادت جیسے مشروع ہوگی اسی طرح سرانجام دی جائیگی.

لہذا کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے مخصوص اوقات کے ساتھ مقرر کردہ دعائیں مشروع قرار دے.

مزید آپ سوال نمبر (21902) اور (27237) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

رمضان المبارك میں دعا کرنا ایك مرغوب امر ہے، لیکن اس ترغیب کی بنا پر کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے اپنی جانب سے ہی دعائیں ایجاد کر کے انہیں مخصوص اوقات کے ساتھ متخص کرتا پھرے.

بلکہ مسلمان شخص کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی و خیر کی کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے، اس کے لیے کسی وقت کی ضرورت نہیں کسی بھی وقت اور کوئی بھی الفاظ کر سکتا ہے.

اس کی مثال وہ ہے جس سے علماء کرام نے اجتناب کرنے کا کہا مثلا حج و عمرہ میں طواف اور سعی کے ہر چکر کی علیحدہ دعاء.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس اور دوسرے طواف میں اور اسی طرح سعی میں کوئی مخصوص دعا اور ذکر واجب نہیں، رہا یہ کہ بعض لوگوں نے جو طواف اور سعی کے ہر چکر کی مخصوص دعا بنا لی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، بلکہ جو دعاء بھی میسر ہو وہی کر لی جائے تو کافی ہے "

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (16 / 61 – 62).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر چکر کی کوئی مخصوص دعاء نہیں ہے، بلکہ ہر چکر کی مخصوص دعا متعین کرنا بدعت ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں ہے، طواف میں زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کا استلام کرتے وقت بسم اللہ کہتے، اور رکن یمانی اور حجر اسود کے مابین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار پڑھا کرتے تھے.

لیکن باقی چکر میں مطلقا ذکر کیا جا سکتا ہے، اور قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے، اس کے لیے کوئی چکر مخصوص نہیں "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (22 / 336).

اور یہاں ایك اور معاملہ ہے کہ:

آخری دن یعنی تیسویں دن کی دعاء میں ایك برائی پائی جاتی ہے، اور یہ شریعت کے مخالف بھی کہ اللہ تعالی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آل بیت کا واسطہ اور وسیلہ دیا جا رہا ہے.

دعاء میں اس وسیلہ کا بدعت ہونا اور اس کے بارہ میں اہل علم کی کلام سوال نمبر (125339) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس طرح کی اشیاء اور پمفلٹ میں شریك مت ہو، بلکہ اسے حسب استطاعت دوسروں کو بھی اس سے اجتناب کرنے کی تلقین کرنی چاہیے.

اور مسلمان کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بدعت پر عمل کر کے اللہ سبحانہ و تعالی کا قرب حاصل کرنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے کہ:

" ہر بدعت گمراہی و ضلالت ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (867).

آپ ان احادیث کا مطالعہ کریں جو دین میں بدعات کی ایجاد کی ممانعت کرتی ہیں، اور بدعت سے اجتناب کرنے میں علماء کرام کی کلام دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (118225) اور (864) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .